رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd L. No 5254

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

الفضل

لاہور پاکستان

یوم:- پنجشنبہ

شرح چندہ

سالانہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ ؍
سہ ماہی	۶ ؍
ماہوار	۲½ ؍
فی پرچہ	۱۰؍

جلد ۲ | ۵ ماہ ظہور ۱۳۲۷ ہش | ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۶۷ھ | ۵ اگست ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۷۷

عید کی نماز رتن باغ کے احاطے میں ادا کیجائیگی

موسم برسات کی وجہ سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ عید کی نماز رتن باغ کے احاطے میں ادا کی جائے۔ لہذا احباب یہ نوٹ فرمالیں۔ نماز کا وقت 9½ بجے صبح ہو گا۔ مستورات کے لئے عیدگاہ کے اندر جانے کا راستہ کوٹھی کے گیٹ کی جانب سے ہو گا اور مردوں کے لئے مغربی جانب کے بیرونی دروازے سے ہو گا (ناظر تعلیم و تربیت)

مکرم مولوی محمد عثمان صاحب مبلغ اسلام بخیریت لندن پہنچ گئے

لندن ۴ ر اگست مکرم جناب مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد احمدیہ لندن اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مکرم مولوی محمد عثمان صاحب مبلغ اسلام بخیر و عافیت لندن پہنچ گئے ہیں۔ آپ کچھ عرصہ کے بعد مشرقی افریقہ تشریف لے جائینگے۔

گولڈ کوسٹ (مغربی افریقہ) کے علاقے میں ایک اور احمدیہ مسجد کا سنگِ بنیاد رکھدیا گیا

سنگ بنیاد کی تقریب پر اخبار "اشانٹی پائینیر" کا تبصرہ

گولڈ کوسٹ ۴ ر اگست مغربی افریقہ کا اخبار اشانٹی پائونیر" زیر عنوان " احمدیہ مسجد (کماسی) کا سنگِ بنیاد" رقمطراز ہے:-

الحاج مولوی نذیر احمد علی صاحب رئیس التبلیغ مغربی افریقہ کے تعارف کے بعد جو سالٹ پانڈ سے کماسی کی مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد رکھنے کیلئے تشریف لائے تھے۔ الحاج اسحاق صاحب نے ایک مختصر مگر نہایت موثر تقریر کی۔ جس میں آپ نے تمام ممبرانِ جماعت اور بہی خواہ حضرات سے تعاون کی اپیل کرتے ہوئے درخواست کی کہ وہ نہایت فراخدلی سے چندے میں حصہ لیکر مسجد کی عمارت کو جلد سے جلد پایہ تکمیل تک پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

الحاج مولوی نذیر احمد علی صاحب رئیس التبلیغ نے ۱۵ منٹ کی مختصر سی تقریر کے دوران میں بتایا کہ کس طرح آج سے ۲۷ سال قبل جماعت احمدیہ کی ایک شاخ کماسی میں قائم ہوئی اور کس طرح خدا تعالیٰ کے فضل کے ماتحت افرادِ جماعت کی کوششوں کے نتیجے میں یہاں ایک سکول جاری کیا گیا آپ نے فرمایا۔ صدیاں گزر جائینگی لوگ آئیں گے اور ایک عرصہ دُنیا میں زندگی گذار کر چلے جائینگے لیکن یہ مسجد جس کا ہم آج سنگِ بنیاد رکھ رہے ہیں کئی نسلوں تک قائم رہیگی۔ اور آج کے دن کی یاد کو تازہ کرتی رہیگی۔ تقریر کے اخیر میں آپ نے تمام حاضرین سے اپیل کی کہ وُہ ہر ممکن قربانی سے کام لیکر مسجد کی عمارت کو جلد سے جلد مکمل کرنیکی کوشش کریں۔

حاضرین نے چھ منٹ تک خدا تعالیٰ کے حضور دُعا کی جس کے بعد الحاج مولوی نذیر احمد علی صاحب نے سنگِ بنیاد رکھا اس عظیم الشان تقریب میں قریباً ۴۰۰ افراد شریک ہوئے جن میں جماعتہا ئے سالٹ پانڈ۔ اشانٹی اکیم ماسیانگ اور ٹکیمی مان کے نمائندے بھی شامل تھے

عرب اور یہودی بیت المقدس سے فوجیں ہٹانے پر رضا مند ہوگئے

بین الاقوامی فوج بیت المقدس کی نگرانی کریگی

اسکندریہ ۴ ر اگست اتحادی ثالث کونٹ برناڈوٹ سکندریہ پہنچ گئے ہیں۔ یہاں آپ مصر کے وزیر اعظم نقراشی پاشا اور عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عظام پاشا سے ملاقات کرینگے۔ کل آپ تل ابیب جاکر یہودی لیڈروں سے ملینگے۔ اور پھر اپنے مرکز جزیرہ روڈز چلے جائینگے۔ کل رات آپ نے بتایا کہ عرب اور یہودی دونوں بیت المقدس میں سے اپنی فوجیں نکال لینے پر رضامند ہو گئے ہیں اتحادی ثالث نے بیت المقدس کی نگرانی کے لئے تین ہزار سپاہیوں پر مشتمل بین الاقوامی فوج کا مطالبہ کیا ہے۔ جب تک یہ فوج مرتب نہیں ہوتی اس وقت تک اتحادی ممالک کو سپاہی مہیا کرنے کیلئے کہا جائیگا

کیا برطانوی پریس معیاری حیثیت رکھتا ہے؟

لندن ۴ ر اگست امپائر پریس یونین کے صدر مسٹر روٹ لاک (نیوزی لینڈ) نے یونین کے سالانہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ برطانیہ کے اخبارات نے نہ صرف دولتِ مشترکہ کے سامنے ایک بلند معیار پیش کیا ہے بلکہ یہ معیار ساری دنیا کیلئے مثالی حیثیت رکھتا ہے

کشمیر کمیشن اور پاکستان کے درمیان مذاکرات شروع ہوگئے

عنقریب ایک اور ہراول پارٹی آزاد کشمیر روانہ ہوجائیگی

کراچی ۴ ر اگست آج صبح کشمیر کمیشن نے باضابطہ طور پر مملکت پاکستان کے نمائندوں سے بات چیت شروع کردی۔ پاکستان کی طرف سے سر محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ اور مسٹر محمد علی سیکرٹری جنرل نے گفتگو کی۔ جبکہ مسٹر محمد ایوب بھی موجود تھے جو پاکستان کی طرف سے کمیشن کے رابطہ افسر مقرر کئے گئے ہیں بات چیت دو گھنٹے تک جاری رہی۔ وزیر خارجہ نے کشمیر کے متعلق پاکستان کے نقطہ نگاہ کی وضاحت کی کل کمیشن کا اجلاس پھر ہوگا۔ کمیشن کی جو ہراول پارٹی کشمیر کے ہندوستانی علاقہ میں گئی تھی وُہ واپس دہلی پہنچ گئی ہے امید ہے کہ جلد ہی پارٹی کراچی پہنچ کر اپنی رپورٹ پیش کردیگی۔ کراچی سے عنقریب ایک اور ہراول پارٹی آزاد کشمیر کے علاقہ کا جائزہ لینے کے لئے روانہ ہونے والی ہے۔

جماعتِ احمدیہ انگلستان کیطرف سے دُعا کی درخواست

مکرم جناب مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد احمدیہ لندن بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ وُہ جماعتِ احمدیہ برطانیہ کے جُملہ احباب کو رمضان کے آخری عشرہ میں خاص طور پر دعاؤں میں یاد رکھیں۔

سردار عبد الحمید دستی سیلاب زدہ علاقوں میں

لاہور ۴ ر اگست مغربی پنجاب کے وزیر خوراک سردار عبد الحمید دستی نے تین دن تک سیلاب زدہ علاقے کا دورہ کیا۔ اور مصیبت زدگان کو یقین دلایا کہ حکومت ان کی ہر ممکن مدد کرے گی۔ اس کا مالیہ اور آبیانہ معاف کرنے کے سوال پر بھی غور کرے گی۔

برلن کے متعلق پھر گفت و شنید شروع ہونیوالی ہے

برلن ۴ ر اگست کل رات برلن کے برطانوی علاقہ کا گورنر بذریعہ طیارہ لندن روانہ ہو گیا۔ تا کہ برطانیہ کے وزیر خارجہ سے مشورہ کر سکے۔ گورنر موصوف گذشتہ ایک ماہ میں تیسری دفعہ لنڈن گیا ہے۔

برلن کے مسئلہ کے سلسلے میں سخت رازداری سے کام لیا جا رہا ہے۔ برطانیہ امریکہ اور فرانس کے نمائندوں نے سٹالن سے ملاقات کرنے کے بعد اپنی اپنی حکومتوں کو جو رپورٹیں دی ہیں تینوں ملک ان پر غور کر کے اپنے نمائندوں کے لئے نئی ہدایات تیار کر رہے ہیں خیال کیا جاتا ہے تینوں ملک باہمی مشورہ اور رضامندی کے بغیر کوئی قدم نہ اُٹھائینگے۔ عنقریب پھر گفت و شنید شروع ہونے کی توقع ہے۔

ملایا میں حکومت کا تختہ اُلٹنے کی سازش

سنگاپور ۴ ر اگست ملایا کے ایک سرکاری ترجمان نے بیان دیتے ہوئے کہا خفیہ پولیس کی رپورٹوں سے یہ امر پایۂ ثبوت تک پہنچ چکا ہے کہ کمیونسٹ پارٹی نے حکومت کا تختہ اُلٹنے کی ایک وسیع اور منظم سازش کی تھی۔ اس سازش کے ماتحت ۳ ر اگست کو ایک جمہوری حکومت کے قیام کا اعلان کیا جانا تھا۔ ترجمان نے کہا گو سازش ناکام رہی ہے اور حالات پر قابو پا لیا گیا ہے تاہم کمیونسٹوں کی طاقت کو کم سمجھنا اور اس سے لاپرواہی برتنا سخت حماقت ہوگی۔

— لندن ۴ ر اگست لندن اور برطانیہ کے دوسرے شہروں میں عارضی رہائش کیلئے مکانوں کی تعمیر کا جو پروگرام بنایا گیا تھا۔ وُہ قریب قریب پورا ہو چکا ہے۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل۔ بی — پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا۔

رمضان میں کمزوری دُور کرنے کے عہد کے متعلق ایک غلط فہمی کا ازالہ

کمزوری کی نوعیت کا اظہار منع ہے نہ کہ کمزوری دُور کرنے کے عہد کا اظہار

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

کئی سال ہوئے میں نے حضرت مولوی شیر علی صاحب مرحوم کی ایک روایت کی بناء پر جماعت میں یہ تحریک کی تھی۔ کہ جن دوستوں کو خدا توفیق دے۔ وہ رمضان میں اپنی کسی ایک کمزوری کے ترک کرنے کا عہد کیا کریں۔ اور پھر اس عہد کو عمر بھر نبھانے کی کوشش کریں۔ تاکہ اصلاحِ نفس کے اس ذریعہ سے بھی فائدہ اٹھایا جا سکے یہ تحریک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تجویز کے مطابق تھی۔ جو حضرت مولوی شیر علی صاحب مرحوم نے حضور سے سنکر مجھ سے بیان کی تھی۔ اور کئی سال ہو گئے۔ میں نے ناظر تعلیم و تربیت کی حیثیت میں اسے جماعت کے سامنے پیش کر کے دوستوں کو اس تحریک سے فائدہ اٹھانے کی طرف توجہ بھی دلائی تھی۔ چنانچہ بعض گزشتہ رمضانوں میں ایسے دوستوں کی فہرست دعا کی غرض سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پیش کی جاتی رہی ہے۔ اور حضور انہیں اپنی دعا سے مشرف فرماتے رہے ہیں۔ اور بہت سے دوستوں نے مجھ سے ذکر کیا ہے۔ کہ انہوں نے اس تحریک سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ مگر اب مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض دوستوں کو اس تحریک کے متعلق یہ اعتراض ہے۔ کہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منشاء دل میں عہد کرنے کا تھا۔ اس لئے اس کے متعلق کسی قسم کا اظہار بھی نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ صرف دل میں خدا سے عہد باندھ کر اسے خاموشی کے ساتھ پورا کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور یہ بات بھی ظاہر نہ کی جائے۔ کہ میں نے ایسا عہد باندھا ہے۔ مگر جیسا کہ میں ذیل کی سطور میں بتاؤنگا یہ خیال درست نہیں ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ منشا نہیں ہے۔ جو سمجھا گیا ہے۔

دراصل جس بات کا اظہار ناپسندیدہ ہے وہ صرف یہ ہے۔ کہ کمزوری کی نوعیت ظاہر کی جائے۔ مثلاً یہ بتایا جائے۔ کہ مجھ میں جھوٹ بولنے کی عادت ہے۔ یا یہ کہ میں نماز میں سست ہوں۔ یا یہ کہ میرے اندر چغل خوری کا عیب ہے۔ یا یہ کہ میں چوری کے گناہ میں مبتلا ہوں وغیرہ وغیرہ۔ کیونکہ ایسا اظہار خدا کی صفتِ ستاری کے خلاف ہے۔ اور اکثر صورتوں میں بدی کو مٹانے کی بجائے بدی کی اشاعت اور تحریک کا موجب بھی ہو سکتا ہے۔ مگر یہ بات ہرگز منع نہیں کہ کمزوری کی نوعیت کو چھپاتے ہوئے صرف اس قدر اظہار کیا جائے۔ کہ میں نے اپنی ایک کمزوری کے دُور کرنے کا عہد کیا ہے۔ اور اس معاملہ میں دوست بھی دعا سے میری مدد فرمائیں۔ اگر یہ اظہار بھی منع ہو۔ تو نعوذ باللہ اسلام کی وہ سب دعائیں قابل اعتراض ٹھہرتی ہیں۔ جن میں خدا کے حضور کمزوریوں اور لغزشوں کے دور ہونے کی التجا سکھائی گئی ہے۔ اور ہر مسلمان ایسی دعائیں برملا مانگتا ہے۔ چنانچہ استغفار وغیرہ کی دعائیں اسی نوع میں داخل ہیں۔ اور قرآن شریف اس قسم کی دعاؤں سے بھرا پڑا ہے۔ مثلاً ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا . . . . واعف عنا واغفر لنا وارحمنا یا مثلاً ربنا اغفر لنا ذنوبنا واسرافنا فی امرنا یا مثلاً ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وکفّر عنا سیاٰتنا یا مثلاً ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین یا مثلاً نماز کی یہ دعا کہ اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وعافنی وارفعنی واجبرنی وارزقنی یا مثلاً حدیث کی یہ دعا کہ اللھم اغفرلی ذنبی واجرنی من الشیطان الرجیم۔ یا مثلاً لیلۃ القدر کی یہ دعا کہ اللھم انک عفوّ تحبّ العفو فاعف عنّی وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب دعائیں اور اسی قسم کی بے شمار دوسری دعائیں جن میں اجتماعی طور پر بھی اور انفرادی طور پر بھی اپنی کمزوریوں اور خطاؤں اور گناہوں کی بخشش کی التجا کا سبق سکھایا گیا ہے۔ اسلامی نظام روحانیت کا اہم ترین حصہ ہیں۔ اور یہ دعائیں قلوب کی صفائی کا ایک نہایت عمدہ نسخہ بھی ہیں۔ اور نہ صرف یہ کہ اسلام نے اس قسم کی دعاؤں کے اظہار سے روکا نہیں۔ بلکہ ان کی تحریک فرمائی ہے۔ البتہ کمزوری کی نوعیت کے اظہار سے ضرور منع کیا ہے۔ کیونکہ ایسا کرنا خدا کی صفتِ ستاری کے خلاف ہے۔ اور یہی وہ اظہار ہے جس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منع فرمایا ہے۔

دراصل حضرت مولوی شیر علی صاحب کی یہ روایت سب سے پہلے مجھے ہی پہنچی تھی۔ اور پھر میں نے ہی اسے لوگوں کے فائدہ کے لئے الفضل میں شائع کرایا تھا۔ اور مجھے یاد ہے۔ کہ میں نے یہ روایت سنکر حضرت مولوی صاحب سے پوچھا تھا۔ کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ منشاء تھا کہ مطلقاً اس عہد کا ہی لوگوں میں اظہار نہ کیا جائے۔ یا کہ صرف یہ منشاء تھا۔ کہ کمزوری کی نوعیت کا اظہار نہ کیا جائے۔ جس پر حضرت مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ کمزوری کی نوعیت کا اظہار منع کیا گیا ہے نہ کہ عہد کا اظہار۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے اس تحریک کو اخبار میں شائع کیا۔ اور حق یہی ہے کہ جو چیز منع ہے وہ کمزوری کی نوعیت کا اظہار ہے نہ کہ کمزوری کے دُور کرنے کے عہد کا اظہار۔ کیونکہ کمزوریوں کے دور کرنے کا عہد تو اسلام کی اسّی فیصدی دعاؤں میں پایا جاتا ہے اور اسے مخفی رکھنے سے نہ صرف اسلامی دعاؤں کا سارا نظام کمزور پڑ جاتا ہے۔ اور انسان اپنی نفس کی کمزوری کے اعتراف سے بھی گویا بالا ہو جاتا ہے۔ بلکہ مومنوں کی جماعت ایک دوسرے کی دعاؤں کے سہارے سے بھی محروم ہو جاتی ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ کمزوری کی نوعیت کا اظہار تو یقیناً منع ہے کیونکہ :۔

(۱) وہ ہمارے رحیم و کریم اور ستار خدا کی ستاری کے خلاف ہے۔ جس بات پر ہمارا خدا پردہ ڈالتا ہے۔ اور اسے اپنی رحمت کے دامن میں چھپاتا ہے۔ اسے ظاہر کرنا یقیناً خدا کی رحمت کو رَد کرنے کے مترادف ہے۔

(۲) اس سے کئی صورتوں میں بدی کی اشاعت میں بھی مدد مل سکتی ہے۔ اور بدظنی اور مفسدانہ خیال آرائی کا بھی رستہ کھلتا ہے۔

مگر کمزوری کی نوعیت کے اظہار کے بغیر صرف ترکِ کمزوری کے عہد کا اظہار منع نہیں۔ بلکہ اس میں بعض فوائد بھی متوقع ہیں۔ مثلاً :۔

(۱) یہ اسلامی دعاؤں کے نظام کے عین مطابق ہے۔ اور اس سے اس نظام کو تقویت پہونچتی ہے۔

(۲) ایسے اظہار سے دوسرے مومنوں کو بھی دعا کی تحریک ہوتی ہے۔ کہ خدایا ہمارے اس بھائی کی نصرت فرما۔ اور جس طرح ہماری کمزوریاں دُور ہوں۔ اسی طرح اس بھائی کی کمزوریوں کو بھی دُور کر اور یقیناً بدی پر غلبہ پانے کے لئے یہ ایک عمدہ اجتماعی سہارا ہے۔ جس سے مومنوں کو محروم نہیں کیا جا سکتا۔

بالآخر اس بات کا ذکر بھی ضروری ہے کہ کسی نہ کسی جہت سے کمزوری ہر انسان کی فطرت کا حصہ ہے۔ کیونکہ کمزوری پیدا ہونے کی بہت سی وجوہات ہیں۔ جو مجموعی طور پر سب بنی نوع انسان پر حاوی ہیں۔ کسی انسان میں نافرمانی اور بغاوت کی وجہ سے کمزوری پیدا ہوتی ہے۔ اور کسی میں غفلت اور سستی کی وجہ سے کمزوری پیدا ہوتی ہے۔ اور کسی میں صحبت یا ماحول کے اثر کی وجہ سے کمزوری پیدا ہوتی ہے۔ اور کسی میں لاعلمی اور جہالت کی وجہ سے کمزوری پیدا ہوتی ہے۔ اور بعض ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن میں محض بشریت کے لوازمات کی وجہ سے کمزوری ہوتی ہے۔ ورنہ وہ دوسری کمزوریوں سے محفوظ ہوتے ہیں۔ اور یہ آخر الذکر کمزوری ایسی ہے۔ کہ اولیاء اور انبیاء بھی اس سے مستثنیٰ نہیں۔ اور اسی لئے استغفار کے حکم میں سب کو شامل کیا گیا ہے۔ تو جب انسانی کمزوریوں کا جال اتنا وسیع ہے۔ اور یہ کوئی پوشیدہ بات نہیں ہے۔ تو پھر محض اس قسم کے اظہار میں کہ میں ایک کمزوری کے دُور کرنے کا عہد کرتا ہوں۔ کسی قسم کے اعتراض کا پہلو پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور نہ اس قسم کی دعا خدا کی صفتِ ستاری کے خلاف سمجھی جا سکتی ہے۔ کہ اے خدا میں اس وقت ایک کمزوری کے دور کرنے کا عہد کرتا ہوں۔ تو مجھے اس کے پورا کرنے کی توفیق دے۔ تاہم میں یہ نہیں کہتا کہ ہر شخص ضرور ایسے عہد کا اظہار کرے۔ اگر کوئی شخص اس عہد کو بھی مخفی رکھنا چاہتا ہے۔ اور کسی وجہ سے اس اخفاء کو اپنے لئے بہتر سمجھتا ہے۔ تو وہ بے شک اسے مخفی رکھے۔ شریعت اسے اظہار کے لئے مجبور نہیں کرتی۔ ہاں میں یہ ضرور کہتا ہوں۔ کہ اگر کوئی شخص اس قسم کے عہد کا اظہار کرنا چاہے۔ تو اس کے رستہ میں کوئی روک نہیں۔ بلکہ اسلام کی اکثر دعاؤں میں اظہار کا پہلو نمایاں نظر آتا ہے۔ لیکن کمزوری کی نوعیت بہرحال مخفی رہنی چاہیئے۔ فافہم وتدبّر واللہ اعلم بالصواب ۲ اگست ۱۹۴۸ء

قطعہ

وہ مسیحا جو بشر تھا اور اک پیغامبر
ناصرہ کا رہنے والا ابنِ عمران کا پسر
بے پدر ہونے سے گر اسکو خدا کہیئے حسنؔ
کیا کہیں آدم کو مادر تھی نہ جسکا تھا پدر

حسن رہتاسی

روزنامہ الفضل
۵ر اگست ۱۹۴۸ء

قیادت

(۳)

اب دیکھنا یہ ہے کہ مولانا کا قیادت بدلنے سے کیا مطلب ہے۔ آپ اپنے مقالہ کے آخر میں فرماتے ہیں:-

"جو مسائل اب ہمیں درپیش ہیں۔ کیا ان کے حل کے لئے بھی وہی قیادت موزوں ہے۔ جو اس سے پہلے ہمارے قومی مسئلے کو اس طرح حل کر چکی ہے؟ کیا اس کا اب تک کا کارنامہ یہی سفارش کرتا ہے۔ کہ اب جو بڑے بڑے اور نازک مسائل ہمارے سر پر آ پڑے ہیں۔ جن کا بیشتر حصہ خود اسی قیادت کی کارفرمائیوں کے نتیجہ میں پیدا ہوا ہے انہیں حل کرنے کے لئے ہم اسی پر اعتماد کریں؟"

انگریزی میں ضرب المثل ہے۔ کہ آدمی کی پہچان اس کے دوستوں سے ہوتی ہے۔ یہاں ایک یہ بات بھی مدنظر رکھ لینی چاہیئے۔ کہ پاکستان میں ایک بھی مسلم لیگی لیڈر ایسا نہیں۔ جس نے کہا ہو کہ پاکستان کا نظام اسلامی نہیں ہوگا جن لوگوں کو مخالف سمجھا گیا ہے۔ ان کا حقیقی احساس یہی ہے۔ کہ مطالبہ کرنے والوں کی نیت دراصل مسلم لیگی قیادت کو رسوا کرنا ہے اس لئے وہ فوری مطالبہ کر رہے ہیں۔ تاکہ ملک میں بے چینی پھیلے۔ اور موجودہ قیادت گھبرا کر ایسی حرکات کرنے لگے۔ کہ اسے خود بخود میدان چھوڑنا پڑے۔

اوپر ہم نے عرض کیا ہے۔ کہ آدمی اپنی صحبت سے پہچانا جاتا ہے۔ اب آپ ذرا غور فرمائیں گے۔ تو آپ کو نظر آئے گا۔ کہ شریعت کا فوری مطالبہ کرنے والے زیادہ تر وہی لوگ ہیں۔ جو تقسیم سے پہلے زور شور سے پاکستان کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ یا کم از کم مسلم لیگ کی جدوجہد سے مقاطعہ اختیار کئے ہوئے تھے۔ خان عبدالغفار خان۔ فقیر ایپی۔ احراری اور مودودی صاحب ان کے علاوہ بعض ایسے بھی لوگ ہیں جو ہیں تو مسلم لیگی ہی مگر اب بوجوہات چند در چند موجودہ قیادت سے بیزار ہیں اور جن کے ارادوں کو پڑھنا ایک بچے کے لئے بھی مشکل نہیں ہے۔

اب ایسی صحبت میں شریک ہونے والے کے متعلق کوئی کس طرح مان لے۔ کہ کم از کم اس کی نیت بالکل صاف ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ جب مطالبہ شریعت درست ہے۔ تو ہم کو چاہیئے کہ ہم صرف یہ دیکھیں کہ مطالبہ کیا ہے۔ نہ یہ کہ کون مطالبہ کر رہا ہے۔ دوسری طرف سے اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے۔ کہ محض مطالبہ کرنے والوں کی نیت کو جانچنے کے لئے طریق مطالبہ اور موقعہ و محل کو بھی مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ مطالبہ ایسے انداز سے عمداً ایسے حالات میں کیا جا رہا ہے۔ جس سے اصل مدعا کی بجائے موجودہ قیادت کی دشمنی نمایاں تر ہے۔ تو ہمیں یہ بھی دیکھنا پڑے گا کہ مطالبہ کون کر رہے ہیں۔ اور جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ فوری مطالبہ کرنے والے قریباً وہی تمام لوگ ہیں۔ جو سرے سے پاکستان کے خلاف تھے۔ یا مسلم لیگی قیادت کو معاندانہ نظر سے دیکھتے تھے۔ تو ہم کو یقین ہو جاتا ہے۔ کہ تقدس مدعا صرف پردہ ہے۔ اصل میں مطلب سعدی دیگر است

ہم نے یہ باتیں اس لئے پیش کی ہیں۔ تاکہ مودودی صاحب کا صحیح موقف سامنے آ جائے مودودی صاحب مسلم لیگی قیادت سے تقسیم سے بھی پہلے کے بیزار ہیں۔ اور ان کے طریق سے نفور آپ نے پاکستان کے لئے مسلم لیگی جدوجہد سے عمداً کنارہ کئے رکھا اور پاکستان کے حصول کا جو ایک ہی واضح راستہ تھا۔ یعنی انتخابات میں کامیابی اس میں دین کی آڑ لے کر جہاں تک آپ کی ہمت تھی روک ڈالنے کی کوشش کی۔

چلو ہم تھوڑی دیر کے لئے مان لیتے ہیں کہ آپ کا مدعا نہایت مقدس تھا۔ اور آپ نے جو کچھ کیا نہایت نیک نیتی سے کیا ہم یہ بھی مان لیتے ہیں۔ کہ آپ کی اب بھی نیت اچھی ہے آپ مسلمانوں کے حقیقی خیر خواہ ہیں۔ اور آپ دل سے چاہتے ہیں۔ کہ پاکستان میں اصل اسلامی حکومت قائم ہو۔ اس سے بھی بڑھ کر ہم یہ بھی فرض کر لیتے ہیں۔ کہ خان عبدالغفار خان۔ فقیر ایپی۔ انڈین یونین احرار سے آپ کو قطعاً کوئی تعلق نہیں۔ اور یہ محض اتفاق کی بات ہے۔ کہ وہ بھی وہی مطالبہ کرتے ہیں۔ جو آپ کر رہے ہیں۔ ہم یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ خلافت گروپ والوں سے بھی آپ کا کوئی تعلق نہیں۔ اور ہم تسلیم کر لیتے ہیں۔ کہ آپ صرف ایسی قیادت چاہتے ہیں۔ جو جلد از جلد پاکستان میں اسلامی شریعت کا نفاذ کر دے۔ ہم یہ سب باتیں بلا شرط صحیح مان لیتے ہیں۔ صرف ہم اب اتنا پوچھتے ہیں۔ کہ جس قیادت کے آپ خواہشمند ہیں وہ آسکے گی کہاں سے؟

ہمیں یقین ہے کہ مودودی صاحب ہمیں اتنی رعایت ضرور دیں گے۔ اور اس بارے میں ہمارے ساتھ ضرور متفق ہوں گے۔ کہ سرخپوشوں۔ احراریوں اور فقیر ایپی کے مریدوں میں سے خاطرخواہ قیادت کا ظہور نہیں ہو سکتا۔ اگر آپ اس بارے میں ہمارے ساتھ متفق ہو جائیں۔ تو باقی تین امکانات رہ جاتے ہیں۔ اول یہ کہ موجودہ قیادت کسی معجزہ سے خلفائے راشدین کی سیرت اختیار کر لے۔ دوم مسلمانوں کی اکثریت صدر اول کے سے اوصاف سے متصف ہو جائے۔

سوم مسلم لیگ کا وہ عنصر آگے آ جائے۔ جو شریعت کے نفاذ کا حامی ہے۔

ظاہر ہے کہ پہلی دو صورتیں تو ناممکن ہیں خاص کر جبکہ آپ یہ اعتقاد بھی رکھتے ہیں۔ کہ اب نہ تو کوئی صدیق رض و فاروق رض کے اوصاف کا انسان پیدا ہو سکتا ہے۔ اور نہ عثمان رض و حیدر رض کا مثیل۔ اور پھر وہ طاقت یعنی جو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے چلتے پھرتے اسوہ حسنہ میں تھی وہ بھی مفقود ہے۔ اور نہ آپ اس بات کے قائل ہیں کہ اس اسوہ حسنہ کے نمونہ پر اللہ تعالےٰ کوئی اور انسان بھیج سکتا ہے۔ جس کا براہ راست اللہ تعالےٰ سے تعلق ہو۔ اور جو براہ راست انبیاء علیہم السلام سے قوت حاصل کرتے رہے ہیں۔

رہا قرآن کریم اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ظاہر ہے کہ ان دونوں کی موجودگی میں باوجود مجددین وقت کے پے در پے پیدا ہونے کے مسلمان اب اس حالت پر پہنچ چکے ہیں۔ جس کے تذکرے سے آپ کے مقالے اور کتابیں بھری پڑی ہیں۔ بلکہ آپ کی ان تھک کوششوں کے باوجود بھی صرف پاکستان میں لوگ اتنے صراط مستقیم کی طرف متوجہ نہیں ہوئے کہ یہاں اسلامی شریعت کے نفاذ کی کوئی فوری صورت نکل سکتی۔ وہی انگریز کا لادینی نظام اور وہی مغربی لادینی طور و طریق زندگی کے ہر پہلو میں زیر عمل ہیں۔ ایسی صورت میں موجودہ قیادت کا خلفائے راشدین بن جانا۔ یا مسلمانوں کا صحابہ کی سیرت یکدم اختیار کر لینا ناممکن نہیں تو قریباً ناممکن ضرور ہے۔

اب رہی صورت سوم یعنی مسلم لیگ کا وہ عنصر اوپر آ جائے۔ جو اسلامی خلافت اور اسلامی قانون کے نفاذ کا طالب ہو گیا ہے۔ قطع نظر اس سے کہ اس عنصر میں یہ صلاحیت ہے یا نہیں۔ ہم پوچھتے ہیں۔ کہ وہ کیا وجوہات ہیں۔ جس سے ہم یقین کر لیں۔ کہ یہ عنصر آگے آ کر وہی کرے گا جس کا ادعا وہ کر رہا ہے۔ آپ اپنی مطالبہ کے دوران میں بار بار یہ کہہ چکے ہیں۔ کہ مسلم لیگ نے اسلامی قانون کے نفاذ کے وعدہ پر مسلمانوں سے ووٹ لئے تھے۔ لیکن آپ نے اس پر بھی ان کو ووٹ نہیں دیئے تھے۔ اب کیا وجہ ہے۔ کہ مسلم لیگ کے اس عنصر پر آپ کو یقین آ گیا ہے۔

ہمیں امید ہے کہ آپ کو اس بات کا کافی تجربہ ہوگا۔ کہ عموماً پارٹیاں جو وعدے کر کے کامیابی حاصل کرتی ہیں۔ کامیابی کے بعد ان کو بھول جاتی ہیں۔ ایسی مثالیں بلا استثنا ہر ملک میں موجود ہیں۔ کیا انڈین نیشنل کانگرس نے اپنے وعدے پورے کر دیئے ہیں۔ کیا وہ اب خالصتاً سرمایہ داروں کی حکومت نہیں کیا مزدوروں اور غربا کی اس نے [illegible] کر دی ہیں۔ پھر برطانیہ کی لیبر حکومت کو ملاحظہ فرمائیے۔ کیا وہ اسی انداز پر نہیں چل رہی۔ جس پر کنزرویٹو حکومت چل رہی تھی۔ کیا وہ برطانوی شہنشاہیت سے توبہ کر چکی ہے۔ اسی طرح آپ دوسرے ملکوں میں دیکھیں گے۔ کہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور ہوتے ہیں۔ اور دکھانے کے اور۔ جب کوئی پارٹی جدوجہد کر رہی ہوتی ہے۔ تو وہ لوگوں سے ہر طرح کے وعدے آسانی سے کر لیتی ہے۔ لیکن جب برسراقتدار آ جاتی ہے۔ تو اور ہی نشوں میں مدہوش ہو جاتی ہے۔

جب ہمارا تجربہ یہ ہے تو پھر ہم کس طرح یقین کر لیں۔ کہ مسلم لیگ کا وہ عنصر جو اس وقت نفاذ شریعت کے بڑے بڑے دعوے لے کر کھڑا ہوا ہے۔ وہ ضرور اپنے وعدے پورے کرے گا۔ اگر آپ نے مسلم لیگی عنصر پر ہی انحصار رکھنا ہے۔ تو کیوں نہ ہم موجودہ قیادت پر ہی اعتبار کریں اس نے کب انکار کیا ہے۔ کہ وہ پاکستان میں نفاذ شریعت نہیں ہونے دیگا۔ کیوں نہ ہم صبر کریں۔ اور جلدی جلدی قیادت بدلنے کی بجائے موجودہ قیادت کو موقعہ دیں۔ اور ان کو مطالبوں کی بھرمار سے پریشان کرنے کی کوشش نہ کریں۔

بے شک موجودہ قیادت سے بڑی بڑی غلطیاں سرزد ہوئی ہیں۔ بے شک موجودہ قیادت معیاری نہیں ہے لیکن اس کا کیا ثبوت ہے۔ کہ قیادت کو الٹنے سے نئی قیادت صحابہ کرام کے سے اوصاف لے کر آئے گی۔ پھر قیادتیں الٹنے کا جاہلی مشغلہ ترک کر کے صحیح اسلامی طریقے کیوں نہ اختیار کریں۔ اور بجائے حکومت پر پہلے ہاتھ مارنے کے پہلے اپنے اخلاق اسلامی بنائیں۔ اور دوسروں کو بھی اپنے ساتھ اٹھائیں۔ اور حکومت کے ایوان میں زلزلہ اندازی کی بجائے روحانی زلزلے ڈالنے کی کوشش کریں۔ یہ کوئی چھوٹا سا کام نہیں ہے۔ اگر کوئی کرنا چاہے تو بہت کچھ کر سکتا ہے۔ تبلیغ اسلام کا میدان اتنا وسیع ہے۔ کہ اگر تمام دنیا کے مسلمان اپنے تمام دھندے چھوڑ کر اس طرح لگ جائیں۔ تو شائد صدیوں میں جا کر کامیاب ہو سکیں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ آپ کی بھی اس

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

قادیان کی واپسی کے لئے خصوصیت سے دعائیں کی جائیں

مرتبہ سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

کوئٹہ ۳۰ جولائی ۵۱ء (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ میں جماعت کو دعا کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔ ہم اب رمضان کے آخری عشرہ میں سے گزر رہے ہیں۔ اور رمضان کے آخری عشرہ کی جو خصوصیت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن کریم نے بیان کی ہے۔ وہ ایسی نہیں۔ کہ اسے نظر انداز کیا جائے۔ ہمیں ان دنوں خصوصیت سے دعائیں کرنی چاہئیں۔ اور اس عشرہ کی برکات سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے

حضور نے فرمایا ہمیں اس وقت خاص طور پر دعاؤں کی ضرورت ہے۔ ہم اپنے مرکز سے نکالے گئے ہیں۔ اور بظاہر واپس جانے کی کوئی صورت دکھائی نہیں دیتی۔ قادیان واپس لینا ہمارے اختیار میں نہیں ہے۔ ہمارے مقابلہ میں کوئی چھوٹی موٹی ریاست نہیں ہے بلکہ ایک بڑی حکومت ہے۔ جس سے ہمیں کیا بلحاظ وسعت و آبادی اور کیا بلحاظ طاقت کوئی نسبت ہی نہیں۔ ہم قادیان کو اس سے بزور نہیں لے سکتے۔ خدا تعالیٰ کی مدد سے ہی لے سکتے ہیں۔ اور یہ مدد ہمیں دعاؤں سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں دنیا کی کوئی طاقت نہیں آسکتی۔ خدا میں بے شک طاقت ہے۔ اور وہ ہماری ضرور مدد بھی کرے گا (انشاء اللہ) لیکن ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہم اس محبت اور عشق کا اظہار کریں۔ جو ہمیں قادیان سے ہے۔ ہمارے زخم ابھی تازہ ہیں۔ اگر ہمارے اندر اس وقت بھی جوش پیدا نہ ہوا۔ تو وہ کب پیدا ہوگا۔

حضور نے فرمایا اگر ہمارے پاس طاقت نہیں ہے تو کیا ہوا۔ آخر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس کونسی طاقت تھی۔ کہ آپ کے ماننے والے اب اکثر خطہ زمین پر حکومت کر رہے ہیں۔ پھر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کونسی طاقت تھی۔ کہ آپ کے ماننے والے اس وقت کروڑوں کی تعداد میں پائے جاتے ہیں ان کے پاس جو چیز تھی۔ وہ صرف خدا تعالیٰ کی مدد تھی۔ یہی مدد ہمیں قادیان واپس دلائے گی۔ ممکن ہے ہمیں قادیان کل کی بجائے آج مل جائے مگر ہمارا ایمان کہتا ہے۔ کہ خواہ کتنا ہی عرصہ کیوں نہ گزر جائے۔ ہم نے قادیان کو واپس ضرور لینا ہے۔ خواہ اس راہ میں ہمیں کتنی ہی قربانیاں کرنی پڑیں۔ ہمارے اندر اگر ایمان ہے ہمارے اندر اگر غیرت پائی جاتی ہے۔ تو ہمارا ہر وقت یہ عزم ہونا چاہیئے۔ کہ ہم نے قادیان واپس لینا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے متعلق اطلاع

۴ اگست آج بعد نماز مغرب حضور نے ڈاکٹر محمد عبد الحق صاحب انجمن ترقی اردو کے اعزاز میں دعوت طعام دی۔ اور اس موقعہ پر بعض معزز غیر احمدی احباب کو بھی مدعو فرمایا اور جماعت مقامی کے بعض احباب کو بھی مدعو فرما کر انکی حوصلہ افزائی فرمائی۔

حضور کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے شام کے وقت حضور نے فرمایا کہ پاؤں میں پھر درد نقرس کی تکلیف محسوس ہوئی ہے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی نصائح

جماعت احمدیہ کوئٹہ کو

کوئٹہ ۳۰ جولائی۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ خط اطلاع دیتے ہیں۔ کہ آج سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ جمعہ پڑھانے کے لئے مسجد احمدیہ کوئٹہ میں تشریف لے گئے۔ (پہلے پارک ہاؤس میں ہی جمعہ کی نماز پڑھی جاتی رہی ہے۔) حضور کو مسجد لے جانے کے لئے امیر صاحب جماعت احمدیہ کوئٹہ نے کاروں کا انتظام کیا ہوا تھا جن میں حضور بمعہ مستورات مسجد تشریف لے گئے پہلے مسجد کا معائنہ فرمایا۔ اس کے بعد خطبہ جمعہ پڑھا۔ نماز جمعہ پڑھانے کے بعد حضور مسجد میں ہی تشریف فرما رہے۔ اور مقامی جماعت کی تعلیمی و تربیتی ترقی کا ذکر فرماتے رہے۔ حضور نے قرآن کریم باترجمہ جاننے والوں، آدھا قرآن کا ترجمہ اور ایک سیپارہ کا ترجمہ اور نماز باترجمہ جاننے والوں کی تعداد دریافت فرمائی۔ پھر حضور نے جماعت میں حفاظ کی تعداد دریافت فرمائی۔ اس کے بعد حضور نے یہ تحریک فرمائی۔ کہ قرآن کریم کے تیس پارے جماعت کے افراد میں اس طرح تقسیم کر دیئے جائیں۔ کہ ایک ایک پارہ ان کے حصہ آجائے۔ اور ایک ایک مہینہ میں وہ اس پارہ کو حفظ کر لیں اس طرح ایک مہینہ میں تیس دوست قرآن مجید کے تیس پارے حفظ کر لیں گے۔ اور تراویح پڑھانے میں بھی آسانی رہے گی۔ آہستہ آہستہ دوسرے پارے بھی حفظ کئے جا سکتے ہیں۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا میں نے جماعت کو توجہ دلائی تھی۔ کہ وہ ذکر الٰہی کی عادت ڈالیں۔ ہر نماز کے بعد ۳۳ دفعہ سبحان اللہ ۳۳ دفعہ الحمد للہ اور ۳۴ دفعہ اللہ اکبر پڑھا جائے۔ اور کم از کم بارہ بارہ دفعہ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم اور درود شریف پڑھنا چاہیئے۔

حضور نے ذکر الٰہی کی حکمتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ نماز فرض میں جو کوئی کمی رہ گئی ہو اس کی تلافی ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت کو زیادہ تر مسنون اذکار ہی کرنے چاہئیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ کہ اسے کس طرح یاد کیا جائے۔ اس کے بعد حضور نے نماز عصر پڑھائی۔ اور واپس تشریف لائے۔

طرف توجہ نہ ہو سکی۔ جو بظاہر اقامت دین کی تحریک لے کر اٹھے۔ آپ بھی قیادتوں کے ہیر پھیر میں پھنس کر رہ گئے۔ ایک بات ہماری بھی سن لیجئے۔ کہ آج کسی ایک ملک میں بھی خلفائے راشدین کی سی حکومت اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتی۔ جب تک ہم دنیا کے ہر ملک میں اس کے خیر مقدم کے لئے زمین پہلے تیار نہ کر لیں۔ خواہ ہمارے پاس دنیا کی تمام ایٹمی اور دوسری جنگی طاقتیں ہی موجود کیوں نہ ہوں۔ ہم ایک ملک میں بھی اسلامی حکومت قائم نہیں کر سکتے۔ جب تک ہم دلوں پر اسلامی حکومت پہلے نہ قائم کر لیں۔ اب دنیا کے لوگ بھیڑ چال کے طور پر عقیدے نہیں مانتے۔ بلکہ خوب ٹھوک بجا کر مانتے ہیں۔ اور نہ طاقت کے خوف سے صراط مستقیم اختیار کرتے ہیں۔ لیکن اگر مودودی صاحب کو یقین ہے۔ کہ نعرہ بازی ہی سے اسلام کا قیام و استحکام ہو سکتا ہے۔ تو ہمیں آپ سے کچھ نہیں کہنا۔

"آزاد" کی شرانگیزی

احراری اخبار آزاد نے محض للّٰہی بغض کی بناء پر اور پاکستان کے شہریوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال دلانے کے لئے ایک سراسر جھوٹی خبر عمداً شائع کی تھی کہ جو اراضی جماعت احمدیہ نے ضلع جھنگ میں خریدی ہے۔ اس کے لئے مقامی افراد سے پندرہ روپیہ دینے کے لئے تیار تھے۔ مگر جماعت احمدیہ کو صرف ۱۰ روپیہ فی ایکڑ کے حساب سے دے دی گئی ہے۔ افسوس ہے کہ اس غلط خبر سے بعض دیگر معاصرین بھی دھوکہ میں آ گئے۔ اور انہوں نے اس پر ادارتی نوٹ لکھے۔ خاص کر معاصر زمیندار نے تو ایک مقالہ افتتاحیہ بھی لکھا ہے۔

اس پر ناظر امور خارجہ جماعت احمدیہ نے انقلاب میں ایک بیان شائع کرایا ہے۔ جس میں آپ نے امام جماعت احمدیہ کی طرف سے پاکستان حکومت کے اس نقصان عظیم پر افسوس کیا۔ اور فرمایا کہ اگر کوئی اتنی قیمت پر اراضی خریدنا چاہے تو ہم تمام قیمت پاکستان کے خزانہ میں جمع کرا دیں گے۔ لیکن ہمیں معاصر زمیندار میں یہ پڑھ کر بڑی حیرانی ہوئی۔ کہ انقلاب میں جو بیان ناظر امور خارجہ جماعت احمدیہ کا شائع ہوا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے۔ کہ ہم سو روپیہ کے عوض اراضی فروخت کرنے کو تیار ہیں۔ حالانکہ انقلاب میں عنوان میں بھی اور متن میں بھی صاف صاف پندرہ سو روپیہ لکھا ہے۔

دیر معاصر زمیندار نے خدا جانے کس "انقلاب" میں وہ بیان پڑھا ہے۔ ورنہ جو انقلاب ہماری نظر سے گزرا ہے۔ اس میں تو صاف صاف ۱۵۰۰ پندرہ سو لکھا ہے۔

اس بیان میں معاصر کے غور کے لئے جو بات لکھی وہ یہ تھی۔ کہ جماعت تمام قیمت پاکستان کے خزانہ میں داخل کرنے کو تیار ہے۔

دُنیا کے کناروں تک ـــــ نئی دنیا میں نئی زمین نیا آسمان

امریکہ مشن کی سال رواں کی دوسری سہ ماہی رپورٹ

مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ انچارج امریکہ مشن !!!

امریکہ جیسے وسیع اور دولت مند ملک میں جو اس وقت دنیا کی عظیم ترین طاقت کے نشے میں سرشار ہے۔ اور اس بات کا مدعی کہ صرف اسے ہی دنیا کی قیادت کا حق حاصل ہے۔ احمدیت اور اسلام کا پیغام پہنچانے کیلئے جس قدر جد و جہد مبلغین اور ذرائع اشاعت کی ضرورت ہے ان کی تفصیل ظاہر اور بین ہے۔ بہر کیف حضرت مسیح موعود کے چند خدام اپنی مقدور بھر کوشش میں اپنے نہایت محدود ذرائع کے ساتھ مصروف ہیں۔ ذیل میں سال رواں کی دوسری سہ ماہی یعنی ماہ اپریل۔ مئی اور جون ۱۹۴۸ء کی رپورٹ پیش ہے۔

پبلک تقاریر:۔ اپنی جماعتوں میں تربیتی تقاریر کے علاوہ جو قریباً ہر میٹنگ میں ہی ہوتی ہیں بفضلہ خدام کو غیر مسلم پبلک کو خطاب کرنے کے کئی عمدہ مواقع مل جاتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں برادرم چوہدری غلام یٰسین صاحب کو صرف کینساس سٹی میں ہی گیارہ مختلف غیر مسلم اجتماعوں میں لیکچروں کی توفیق ملی۔ ان میں بیشتر تقریریں گرجوں میں تھیں مسوری ریاست میں ایک صاحب مسٹر فرائی جو جوزف سمتھ کے چرچ سے تعلق رکھتے ہیں اور مذہبی معاملات کے متعلق بالعموم ریڈیو پر تقاریر کرتے ہیں۔ ان سے دوسرے مہمانوں کی موجودگی میں تین گھنٹے تک گفتگو ہوئی۔ ایک تقریر سٹی ہال میں ہوئی۔ ان سب تقاریر کے بعد بالعموم سوالات کا موقعہ ملا جن میں اسلام اور احمدیت کے نکتہ نگاہ کی وضاحت کی گئی۔ ماہ مئی میں

چوہدری صاحب موصوف کا تقرر حلقہ نیو یارک میں ہوا۔ یہاں پروٹسٹنٹ نیو یارک کے ایک ہائی سکول اور ایک کلب میں آپ کی دو تقاریر ہوئیں ماہ جون میں بھی گرجوں اور دوسرے پبلک جلسوں میں جا کر آپ نے متعدد تقاریر سے پیغام احمدیت پہنچایا۔ ایک جگہ اسلام کے مشہور معاند ڈاکٹر زویمر کے لیکچر میں آپ تشریف لے گئے پادری زویمر نے اپنی تقریر میں کہا کہ سوائے حضرت عیسیٰ کی دوبارہ آمد کے ذکر کے اور کسی بڑے مذہب میں کسی نبی کی دوبارہ آمد کا ذکر نہیں۔ چوہدری صاحب نے اسی مجلس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دوبارہ آمد کی پیشگوئی اور حضرت مسیح موعود کے ذریعے سے اس کے پورا ہونے کا ذکر کیا۔ جس کا حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا

برادرم مرزا منور احمد صاحب نے ماہ اپریل میں پٹسبرگ کے وائی ایم سی اے میں فلسطین کے موضوع پر دلچسپ بحث کی۔ جس کے بعد بعض یہودی مشن ہاؤس میں تبادلہ خیالات کے لئے آتے رہے۔

برادرم چوہدری شکر الٰہی صاحب نے بالٹی مور کے ایک چرچ میں تقریر کی۔ اور اس کے علاوہ وہاں کی بعض سوسائٹیوں کی میٹنگوں میں شامل ہو کر تبادلہ خیالات کیا اور لٹریچر تقسیم کیا۔

خاکسار کو یہاں کی نیشنل ایسوسی ایشن آف ڈینز آف ویمن (National Association Deans of Women) کی سالانہ کانفرنس ملا جس میں ایک ہزار کے قریب خواتین معلمات اور پرنسپلز ملک بھر کے اداروں سے جمع تھیں "بین الاقوامی تمدن کے قیام" کے موضوع پر تقریر کا موقع ملا۔ یہ ایک نہایت عمدہ موقع تھا اور تقریر بھی کامیاب تھی علاوہ مفید تعارف بھی ہوئے۔

ایونسٹن میں گذشتہ مارچ میں خاکسار کی تقریر B ... اور T X ... کلبوں کے مشترکہ اجلاس میں ہوئی تھی۔ اس تقریر کی کامیابی کی بنا پر یہاں کے پریسبیٹیرین چرچ نے تقریر کی دعوت دی۔ جس کے بعد سوالات کا سلسلہ دیر تک جاری رہا۔ حاضری سائٹھ سے اوپر تھی۔

شکاگو میں بیورلے ہلز (Beverly Hills) میں خاکسار کی تقریر وہاں کی نان پارٹیزن کلب (Non Partisan Club) کے جلسے میں مسئلہ فلسطین پر ہوئی۔ اس میں قریباً سو سے زائد ممبران جمع تھے بعد میں سوال و جواب بھی ہوئے۔ بعد میں صدر کلب کا خط آیا جس میں اس نے لکھا کہ یہ ہماری کلب کے کامیاب ترین جلسوں میں سے ایک تھا۔

اس سہ ماہی میں شکاگو اور ایونسٹن میں امریکن ویٹرنز کلب کے زیر اہتمام یہودیوں سے فلسطین کے متعلق خاکسار کے دو کامیاب مناظرے ہوئے۔ ان دونوں میں حاضرین بھی قریباً سینکڑوں تھے ایک مناظرے میں گو شکاگو کا ایک یہودی وکیل مد مقابل تھا جو فلسطین میں چودہ سال تک یہودی ایجنسی کے لئے زمینیں خریدنے پر مقرر رہا دوسرے میں فلسطین سے ہی آئے ہوئے Stern Gang کے ایک ممبر سے مباحثہ ہوا۔ غالباً اس وضاحت کی ضرورت نہیں کہ یہ وہ گروپ ہے جو Haganah اور دوسری تمام یہودی تنظیموں کی نسبت اپنے خیالات میں متعصب اور اپنے طریق کار میں سب سے سخت ہے

ایک تقریر (Womens Fellowship Guild of United Church) کے جلسہ میں ہوئی اس کے بعد بھی سوال جواب کا کافی عرصہ تک موقعہ ملا۔

پریس:۔ عرصہ زیر رپورٹ میں برادرم مرزا منور احمد صاحب کے ساتھ ایک مقامی روزنامہ اخبار کا انٹرویو ہوا۔ جو تصویر کے ساتھ شائع ہوا۔ جس کی اشاعت کے بعد متعدد خطوط موصول ہوئے اور اس طرح تبلیغ احمدیت ہوئی۔ خاکسار نے شکاگو ڈیلی نیوز کو فلسطین کے متعلق ایک بیان دیا۔ یہ اخبار لاکھوں کی اشاعت میں شائع ہوتا ہے۔

دفتر مرکزی مشن:۔ عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے مسلم سن رائز کا پہلا پرچہ شائع کیا شکاگو میں پریس میں کام کرنے والوں کی لمبی ہڑتال کی وجہ سے یہ ایک مشکل اور دقت طلب مرحلہ تھا۔ اس پرچہ کی ترسیل و اشاعت سے فارغ ہوتے ہی دوسرا پرچہ ایڈٹ کر کے پریس میں دیدیا گیا ہے

اس عرصہ میں خاکسار نے جماعتوں کے لئے تین سرکلر شائع کئے۔ پہلے سرکلر میں تحریک جدید کے وعدوں کی ادائیگی کی تلقین تھی دوسرے میں احباب جماعت کو ان کی ادائیگیوں کی تفصیلی رپورٹ دے کر بقیہ وعدے جلد پورا کرنے کی تحریک کی گئی۔ تیسرا سرکلر رمضان کے متعلق تھا۔ جس میں روزوں کے مسائل سے احباب کو آگاہ کیا گیا۔ یہ سرکلر جماعت کے ہر ممبر تک پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے اور مقامی مشنوں کے لئے ایک طرح کے گزٹ کا کام دیتے ہیں۔

دفتر مرکزیہ کے ماتحت سلسلے کا لٹریچر فروخت کرنے کی بھی کوشش کی جاتی ہے۔ اس سے مفت تقسیم کے لئے ہماری کچھ بچت ہو جاتی ہے اس کام کے لئے بھی خط و کتابت کرنی پڑتی ہے اس سہ ماہی میں بفضلہ ایک سو تینتیس ڈالر اور ۲۳ سینٹ کا لٹریچر فروخت کیا گیا مفت تقسیم میں ہمارا لٹریچر امریکہ کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی جاتا رہتا ہے۔ اس عرصہ میں افریقہ جاوا۔ کینیڈا اور افغانستان میں لٹریچر بھجوا دیا گیا

ان تین ماہ میں دفتر مرکزیہ کی روانگی ڈاک ۳۹۰ رہی۔ جس کی اوسط ماہوار ۱۳۰ خطوط ہے اس میں وہ خطوط شامل نہیں جو دوسرے مبلغین اپنے حلقوں سے لکھتے ہیں۔

دورے:۔ چوہدری غلام یٰسین صاحب ماہ اپریل میں جب کہ کینساس سٹی کے حلقے میں متعین تھے سینٹ لوئیس تشریف لے گئے۔ جہاں پر جماعت کی تربیت و تنظیم کا کام کر کے آپ شکاگو آئے اور چند دن کے قیام کے بعد نیو یارک روانہ ہوئے۔ ماہ مئی میں آپ نے نیو یارک سے بالٹی مور کا دورہ کیا۔ جہاں پر ہماری ایک چھوٹی سی جماعت قائم ہے۔ ماہ جون میں آپ بوسٹن گئے اور کئی روز ٹھہر کر میٹنگیں کرائیں اور ممبران کی تربیت کی

چوہدری شکر الٰہی صاحب عرصہ زیر رپورٹ میں واشنگٹن گئے اور حلقہ کی تبدیلی پر شکاگو ٹھہرتے ہوئے انڈیانا پولس میں گئے۔ جہاں پر اب باقاعدہ کام کر رہے ہیں۔

مرزا منور احمد صاحب ماہ اپریل میں شکاگو سے کلیولینڈ گئے۔ کلیولینڈ میں آپ نے دو میٹنگیں کرائیں اور احباب کو ان کے فرائض کی طرف متوجہ کیا۔ مئی میں آپ ایک مقام (Butler) بٹلر میں گئے جہاں پر ایک ہسپتال میں تبلیغ کا موقع ملا۔ ماہ جون میں آپ Avella (ایویلا) گئے جہاں ایک عیسائی سے مختلف مضامین پر لمبی بحث ہوئی۔ اس کے علاوہ کلیولینڈ گئے۔ جہاں پر سیرت النبی کا جلسہ ہوا۔

خاکسار کو اس عرصہ میں ڈسٹرکٹ میں دو دفعہ جانے کا موقع ملا۔ جہاں پر تبلیغ احمدیت کے علاوہ پاکستان کے سلسلے میں بعض مفید کام کرنے کی توفیق ملی۔ اسکے علاوہ انڈیانا پولس۔ ڈیٹن۔ سنسناٹی اور کلیولینڈ کے مشنوں کا ایک لمبا دورہ کیا اور ہر جگہ تقاریر اور انفرادی ملاقاتوں وغیرہ کے ذریعے سے تبلیغ و تربیت کی ماہ جون میں خاکسار نیو یارک گیا۔ جہاں پر جماعت کی میٹنگ میں تقریر کی۔

ان دوروں کے علاوہ تمام مبلغین ایک ضروری میٹنگ کے لئے کلیولینڈ میں اپنے حلقوں سے جمع ہوئے

چندہ تحریک جدید:۔ امریکہ مشن نے امسال بفضلہ تعالےٰ تحریک جدید کے وعدوں اور ادائیگی میں گزشتہ سالوں سے نمایاں ترقی کی کوشش کی۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے کافی کامیابی بھی ہوئی اس سال یہاں کی جماعتوں کے وعدے گذشتہ سال سے قریباً دوگنے تھے۔ جن کی ادائیگی کی تحریک خطوط اور سرکلرز سے متواتر کی گئی۔ اس وقت تک بفضلہ تعالےٰ قریباً ۸۵ فی صدی ادائیگی ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ چندہ عام میں بھی احباب نے ترقی کی ہے۔ فالحمد علےٰ ذالک

حلقہ شکاگو مشن:۔ شکاگو مشن کی میٹنگیں باقاعدہ مسجد میں منعقد ہوتی رہیں۔ جن میں غیر بھی شامل ہوتے رہے۔ احمدیت یا حقیقی اسلام اور مسلم ... کا درس ہوتا رہا۔ ممبران کو تقریروں کی مشق کرائی گئی

اور خاکسار نے خود بھی قریباً ہر میٹنگ میں تقریر کی۔ غیر مسلمین کو تبلیغ کے اچھے مواقع ملتے رہے اور تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔

گیتاس سٹی:- ماہ اپریل کے ابتدائی دو ہفتے چوہدری غلام یٰسین صاحب نے میٹنگیں کرائیں۔ اس کے بعد بھی ہفتہ وار اجلاسوں کا سلسلہ جاری ہے۔ انفرادی ملاقاتوں اور خط و کتابت کے ذریعہ بھی آپ نے پیغام حق پہنچایا۔

حلقہ نیو یارک: ہفتہ میں میٹنگوں کا سلسلہ باقاعدہ جاری ہے۔ جن میں چوہدری غلام یٰسین صاحب ممبران کو نماز۔ قاعدہ یسرنا القرآن اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے اسباق دیتے ہیں نماز باجماعت کے مسائل سکھائے گئے اور ضروری مسائل سے واقفیت کرائی گئی۔

اس حلقہ کے دوسرے مقامات بالٹی مور اور بوسٹن میں بھی ہفتہ وار میٹنگوں کا سلسلہ باقاعدہ جاری ہے۔ ان مشنوں میں سیکرٹری مال مقرر کر کے چوہدری صاحب نے چندہ عام با شرح ادا کرنے کی تلقین کی ہے۔

حلقہ پٹس برگ:- پٹس برگ میں بھی تعلیمی اور تبلیغی کلاسز کامیابی کے ساتھ اپنے اپنے وقت اور مقام پر منعقد ہوتی رہیں یونیورسٹی آف پٹس برگ کے سنٹرز کی میٹنگ میں مرزا منور احمد صاحب کو بلایا گیا جس میں بہت سے پادریوں سے ملاقات اور تقسیم لٹریچر کا موقعہ ملا۔ کارنیگی میوزیم کے ایک عہدہ دار سے ملاقات کر کے تبلیغ کی گئی اور مختلف کتب مطالعہ کے لئے دی گئیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ایک دوست احمد ہادی صاحب وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی تکفین و تدفین اسلامی طریق سے کی گئی اور ان کے عیسائی رشتہ داروں کو تبلیغ کی گئی۔

نیگس ٹاؤن میں ہفتہ وار میٹنگیں ہوتی رہیں۔ کلیولینڈ میں بھی ہفتہ میں تین بار میٹنگیں ہوتی رہیں۔ جن میں صوفی عزیز احمد صاحب شامل ہوتے رہے اور خاص محنت سے اسباق دیتے رہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ کلیولینڈ میں سیرت النبی کا جلسہ بڑے پیمانے پر کیا گیا۔ جس کے لئے ایک ہال کرائے پر لیا۔ ہینڈ بل سے جلسے کا اعلان ہوا۔ اور لاؤڈ سپیکر کا انتظام بھی کیا گیا۔ یہ جلسہ برادرم مرزا منور احمد صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ برادرم صوفی عزیز احمد صاحب نے تلاوت کی بسن الکمل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم عفو کے متعلق، اور چوہدری محمد عبداللہ صاحب نے رسالت، علم اور اسلام، پر اور لطیفہ حفیظ نے اسلام میں عورت کے درجہ پر۔ برادر کامل بصیر نے اتحاد اقوام بذریعہ اسلام کے موضوعوں پر مضامین پڑھے۔ صوفی عزیز احمد صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بائبل میں پیشگوئیوں پر لیکچر دیا۔ صدر جلسہ برادرم مرزا منور احمد صاحب نے ہر تقریر کے بعد مختصر اظہار خیال کے علاوہ اس موضوع پر روشنی ڈالی کہ اسلام زور تلوار نہیں پھیلا۔ خاکسار نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بے نظیر نمونہ کو پیش کیا۔ جلسہ کی رپورٹ کلیولینڈ کے مقامی اخبار نے شائع کی۔

حلقہ انڈیاناپولس:- چوہدری شکر الٰہی صاحب باقاعدہ میٹنگ منعقد کراتے رہے جن میں ممبران کو قاعدہ یسرنا القرآن۔ قرآن کریم اور نماز کے اسباق دینے کے علاوہ تمام اسلامی مسائل سے آگاہ کیا جاتا۔

ڈیٹن اور سینٹ لوئیس:- میں بھی باقاعدہ میٹنگیں ہوتی رہیں۔ ڈیٹن کے احباب بفضلہ تعالیٰ ایک مسجد کی تعمیر کا اہتمام کر رہے ہیں۔ جس کے لئے زمین خریدی جا چکی ہے اور عمارت کے لئے چندہ جمع کیا جا رہا ہے۔ خاکسار اور برادرم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب نے مسجد کا نقشہ تیار کرنے میں مدد دی۔

لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ:- امریکن مشنز میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کلیولینڈ۔ پٹس برگ گیتاس سٹی۔ شکاگو۔ ڈیٹن اور بالٹی مور باقاعدہ لجنات اور مجالس خدام قائم ہیں۔ بعض جگہ پر ہفتہ وار اور بعض پر پندرہ روزہ اجلاس ہوتے ہیں ان میں سے جن مقامات پر مبلغین موجود ہیں۔ وہ ان کی بیشتر میٹنگوں میں شریک ہوتے اور تربیت کے کام میں مدد دیتے ہیں۔

بیعتیں:- عرصہ زیر رپورٹ میں بفضل اللہ تعالیٰ بیس احباب داخل سلسلہ ہوئے جن کے فارم انچارج صاحب بیعت کی خدمت میں بھجوائے گئے۔ احباب سے ان کی استقامت و ترقی کے لئے درخواست دعا ہے۔

شکریہ احباب:- مبلغین کے علاوہ بعض دوسرے دوست یہاں کے مشنوں کے کاموں میں دلچسپی اور اخلاص کے ساتھ مدد دیتے اور پورا تعاون کرتے ہیں۔ برادرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب واقف زندگی نے عرصہ زیر رپورٹ میں شکاگو اور بالٹی مور میں قابل قدر کام کیا۔ برادرم عبدالسمیع صاحب واشنگٹن کے قریب ایک جگہ تعلیم پا رہے ہیں۔ آپ وہاں سے ہر اتوار کو بالٹی مور جا کر جماعت کی میٹنگ میں شامل ہوتے اور ممبران کی تربیت کرتے ہیں۔ برادرم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب انڈیاناپولس۔ ڈیٹن۔ کلیولینڈ اور سنسناٹی کے دورے میں خاکسار کے ساتھ اپنے خرچ پر شامل ہوئے۔ اور جگہ پر لیکچر بھی دئے۔ آج کل آپ ڈیٹن کی تعمیر مسجد کے سلسلے میں نقشہ تیار کرنے میں مدد دے رہے ہیں۔ کلیولینڈ میں صوفی عزیز احمد صاحب بہت محنت کے ساتھ مقامی جماعت کی تربیت کر رہے ہیں۔ جس کے نتائج جماعت کی بیداری اور چندے میں زیادتی سے ظاہر ہیں مجموعی طور پر محترم سید عبدالرحمٰن صاحب کا وجود ہر لحاظ سے امریکہ مشن کے لئے مدد اور فائدے کا ذریعہ ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء متفرق:- خاکسار کی امتحان ایم اے کی تیاری کے سلسلے میں کالج میں آخری ٹرم ابھی تھی۔ اس کے باوجود دفتر میں روزانہ کام کیا اور قریباً روزانہ انفرادی ملاقاتوں کے ذریعے سے تبلیغ کی۔

یونیورسٹی کی پولیٹیکل کانفرنس میں ڈیلی گیٹ کی حیثیت سے شریک ہو کر حصہ لیا ماہ مئی میں ایم اے کے امتحان میں بفضل اللہ تعالیٰ کامیابی ہوئی۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

احباب کرام سے امریکہ مشن کی خاص ترقی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

قادیان میں اعتکاف

لیلۃ القدر کی اہمیت کو اللہ تعالیٰ نے "لیلۃ القدر خیر من الف شھر" کے الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس رات کی تلاش کے لئے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اس کثرت سے اعتکاف بیٹھا کرتے تھے کہ مسجد نبوی کے صحن میں خیمہ جات نصب کرنے کی ضرورت پیش آ جاتی تھی۔

رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی اس سنت پر قادیان میں بھی بڑے جوش و خروش سے عمل ہوتا تھا۔ مسجد اقصیٰ اور مسجد مبارک میں جگہ کے حصول کے لئے مخلصین ۱۷، ۱۸ رمضان سے ہی مختلف نشان مقرر کر دیتے تھے۔ کیونکہ عموماً ۲۰ تاریخ کو آنیوالے احباب کو معتکفین کی کثرت کے باعث باہر صحن میں اعتکاف بیٹھنا پڑتا تھا۔

امسال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قادیان کے درویشوں نے اس مبارک موقع کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ ذیل میں مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ کے معتکفین کی فہرست درج کی جاتی ہے، اعتکاف کی اجازت دیتے ہوئے مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان نے اس امر کا لحاظ رکھا ہے کہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسجد مبارک میں جگہ دی جائے اور دیگر انصار و خدام کو مسجد اقصیٰ میں اعتکاف بٹھایا جائے۔ خاکسار:- مرزا ظفر احمد

فہرست معتکفین مسجد مبارک

۱۔ بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی
۲۔ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب
۳۔ حاجی محمد دین صاحب آف تہال
۴۔ منشی محمد دین صاحب آف کھاریاں
۵۔ سید محمد شریف صاحب سیالکوٹی
۶۔ میاں الہ دین صاحب آف شاہدرہ
۷۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب خادم
۸۔ مولوی شریف احمد صاحب امینی
۹۔ حافظ صلاح الدین صاحب گجراتی
۱۰۔ ڈاکٹر عطر الدین صاحب
۱۱۔ حافظ الہ دین صاحب دیہاتی مبلغ
۱۲۔ شیخ محمد یعقوب صاحب چنیوٹی
۱۳۔ بابا سلطان احمد صاحب قادیانی
۱۴۔ میاں جان محمد صاحب
۱۵۔ مولوی غلام احمد صاحب ارشد
۱۶۔ مولوی الہ یار صاحب بلوچ
۱۷۔ چوہدری شکر الدین صاحب بن باجوہ
۱۸۔ میاں کرم الٰہی صاحب (۱۹) حاجی فضل احمد صاحب
۲۰۔ صوفی عبدالقدیر صاحب نگران درویشان مقامی

فہرست معتکفین مسجد اقصیٰ

۱۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب
۲۔ حکیم سراج الدین صاحب متعلم دیہاتی مبلغ
۳۔ سید منظور احمد صاحب
۴۔ چوہدری مبارک علی صاحب واقف زندگی
۵۔ چوہدری سعید احمد صاحب نگران درویشان بیرون
۶۔ محمد امین صاحب آف پنڈی چری
۷۔ میر رفیع احمد صاحب گجراتی
۸۔ منظور احمد صاحب سیالکوٹی
۹۔ نذیر احمد صاحب ابدالی (۱۰) میاں نذر محمد صاحب متعلم
۱۱۔ قریشی عبدالقادر صاحب اعوان (۱۲) چوہدری عبدالقدیر صاحب
۱۳۔ مولوی محمد ابو الوفا صاحب بنگال
۱۴۔ عبدالحق صاحب متعلم دیہاتی مبلغ
۱۵۔ عبدالسلام صاحب بنگالی (۱۶) ظہور احمد صاحب ناصر
۱۷۔ بشیر احمد صاحب سکنہ کھڈیار
۱۸۔ محمد نواز صاحب خادم (۱۹) محمد شریف صاحب خادم
۲۰۔ خورشید احمد صاحب متعلم دیہاتی مبلغ (۲۱) سکندر خان صاحب خادم
۲۲۔ منشی محمد شریف صاحب (۲۳) میاں الہ دتا صاحب آف نوالمیال
۲۴۔ میاں عبداللہ صاحب برادر مولوی تاج دین صاحب
۲۵۔ نذیر احمد صاحب سنگھی (۲۶) عثمان علی صاحب بنگالی

پتہ مطلوب ہے

مندرجہ ذیل عزیزوں کی خیریت مطلوب ہے۔

۱۔ چوہدری شادی خاں صاحب ازگنا چور ضلع جالندھر۔

۲۔ چوہدری عبدالحی خاں صاحب از محلہ کھرگڑھ ضلع ہوشیار پور

۳۔ محترمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد علیخاں صاحب مرحوم از سڑوعہ ضلع ہوشیارپور

خاکسار محمد طفیل خاں انسپکٹر بیت المال گرونانک پارک نواب شاہ سندھ

مکرم شیخ احمد صاحب درویش قادیان سکنہ باب الانوار کے دو بیٹوں مبارک احمد صاحب ملازم بجلی گھر لاہور اور بشارت احمد صاحب سابق ملازم جبلپور کا قریباً ایک سال سے اپنے والد کو کوئی خط نہیں آیا۔ جن دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو وہ از راہ مہربانی کر کے مطلع فرمادیں۔ یا اگر وہ خود اعلان پڑھیں تو توجہ کریں۔

خاکسار ملک صلاح الدین ایم اے

التماس ہے کہ مندرجہ ذیل دوست لاپتہ ہیں۔ ان کے پتہ کی ضرورت ہے۔

محمد اقبال یا اقبال محمد صاحب بی اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول کرتارپور

حکیم سید پیر جماعت احمد (ہوشیارپوری) حال سیالکوٹ بازار پنساریاں۔

مندرجہ ذیل دوستوں کے ضروری کاغذات میرے پاس ہیں اپنے پتے سے اطلاع دیں تاکہ بھیج دیئے جائیں۔

۱۔ چوہدری شریف احمد صاحب اوورسیر نہر جو کہ ۱۹۲۱ء اور ۱۹۲۲ء میں ضلع امرتسر میں اوورسیر تھے۔ پھر چھانگا مانگا بھی اوورسیر جنگلات رہے تھے

۲۔ قاضی اکبر محمود صاحب اوورسیر نہر جو کہ ۱۹۲۴ء تا ۱۹۲۵ء دغوا ضلع امرتسر میں اوورسیر تھے پھر ضلع سرگودھا وغیرہ میں تبدیل ہو گئے تھے

گوپالداس ٹھیکیدار نہر مقام ناگری ضلع امرتسر

محمد رمضان صاحب محلہ دارالسعتہ قادیان جہاں کہیں بھی ہوں اپنے پتہ سے دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ میکلوڈ روڈ لاہور کو اطلاع دیں۔

(معتمد خدام احمدیہ مرکزیہ)

مسمی علی محمد صاحب گوجر احمدی ساکن جہادیاں بیٹ ضلع گورداسپور کا پتہ مطلوب ہے۔

(ناظر امور عامہ جودھامل بلڈنگ لاہور)

شیخ عبدالحمید صاحب آف جالندھر جو محکمہ بجلی میں ملازم تھے۔ ان کا موجودہ پتہ مطلوب ہے

(ناظر امور عامہ)

درخواست ہائے دعا

میرا نواسہ مسمی عبدالمنان پسر مولوی غلام الٰہی صاحب مڈل سکول گھیٹرہ ضلع سرگودھا اچانک بقضاء الٰہی فوت ہو گیا ہے۔ دعائے مغفرت فرمائیں نیز میری بھاوجہ صاحبہ اہلیہ محمد سلیم صاحب ہیڈ کلرک محکمہ نہر متعینہ سرگودھا بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ ملک عبدالعزیز احمدی سندھ جننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری کنری سندھ ضلع تھرپارکر

میری پیاری بیٹی عزیزہ عذرا پروین بعمر دس سال کم و بیش دو ماہ کی طویل علالت کے بعد ۳۰ جولائی گیارہ بجے شام بقضائے الٰہی وفات پاگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے (شیخ مختار دینی آف قادیان حال گوجرانوالہ بالمقابل ڈاکخانہ خالصہ بورڈنگ گورونانک پورہ گوجرانوالہ)

میری بیوی بعارضہ بخار تقریباً دو ہفتہ سے بیمار چلی آرہی ہے کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے۔ نیز میرا نواسہ عزیز مسرور احمد ابن مولوی مبارک احمد صاحب ناصر دیہاتی مبلغ تر گڑی ضلع گوجرانوالہ عرصہ دو ہفتہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے بھی تمام بزرگان جماعت سے درخواست دعا ہے خاکسار:۔ نور محمد باڈی گارڈ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کوئٹہ

۲۹ جولائی کی صبح کو لفٹننٹ چوہدری فضل احمد صاحب جو کہ چوہدری چھجو خاں صاحب امیر جماعت سڑوعہ کے بڑے لڑکے تھے۔ وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ (حمید احمد)

میرے والد صاحب بروز جمعہ بتاریخ ۳۰ جولائی ۴۸ء کو بوقت ۲ ½ بجے انتقال پاگئے ہیں۔ مرحوم حضرت پیر سراج الحق صاحب مرحوم نعمانی کے بہنوئی ہیں۔ دوستوں سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ سید محمود احمد

محمد سعید صاحب واقف زندگی مقیم لاہور کا لڑکا عبدالقیوم ۲۶ جولائی کو اپنے وطن موونگ ضلع گجرات میں بعارضہ نمونیہ وغیرہ فوت ہو گیا ہے۔ احباب دعائے نعم البدل فرمائیں۔

خاکسار:۔ صدرالدین مولوی فاضل والد محمد سعید گجراتی مونگ والا پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ مونگ ضلع گجرات

دونالی اور ایک نالی چھرّے والی بندوقیں

ہمارے پاس چند دونالی اور ایک نالی چھرّے والی بندوقیں ہیں۔ یہ بندوقیں ہمارے اپنے کارخانہ کی بنی ہوئی ہیں اور نسبتاً سستی اور بہت اچھی ہیں۔ جن دوستوں کے پاس لائسنس ہیں اور وہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہوں۔ وہ فوراً پریسین مینوفیکچرنگ کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۱۸۲ جودھامل بلڈنگ لاہور کو لکھیں۔

قیمت ایک نالی بندوق ۱۵۰ روپے

دونالی بندوق ۴۰۰ روپے

(مرزا شریف احمد)

اعلان

بقایا داران ایشیا افریقن کمپنی لمیٹڈ۔ لاہور کو اس سے پیشتر ماہ جون ۱۹۴۸ء میں بذریعہ ڈاک عرض کی گئی تھی کہ وہ اپنے بقایاجات بسلسلہ الاٹ شدہ حصص جلد ادا فرمادیں لیکن چونکہ اکثر بقایا داران نے اس طرف توجہ نہیں فرمائی۔ اس لئے اب بذریعہ اعلان ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ جملہ بقایا داران کمپنی ہذا جلد تر اپنے بقایاجات بذریعہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور کمپنی اکاؤنٹ میں ادا فرمادیں کمپنی اپنے اکثر حصہ داران سے ۶۰ فیصدی فی حصہ بتفصیل ذیل ۲۵ فیصدی بوقت درخواست ۲۵ فیصدی بوقت الاٹمنٹ ۱۰ فیصدی بوقت فرسٹ کال وصول کر چکی ہے مزید برآں درج ذیل بقایا داران کو قبل ازیں اپنے موجودہ پتہ جات بھیجنے اور بقایاجات ادا کرنے کے لئے بذریعہ اخبار الفضل مورخہ ۲۵ جولائی ۱۹۴۸ء متوجہ کیا تھا۔ اب دوبارہ انہیں یاددہانی کرائی جاتی ہے کہ وہ بھی جلد از جلد اپنے بقایاجات ادا کریں اور اپنے پتہ جات سے بھی کمپنی ہذا کو اطلاع دیں۔

نمبر شمار	نام حصہ دار معہ سابقہ پتہ	نمبر شمار	نام حصہ دار معہ سابقہ پتہ
۱	محمد ابراہیم صاحب 19 سائیں والی گلی۔ قرول باغ دہلی		ہیڈ کوارٹرز 25.7 رجمنٹ ایس ٹی سی (۱) جبلپور۔ سی۔ پی
۲	ایم عبدالرحمٰن صاحب معرفت محمد حسین صاحب دارالعلوم قادیان	۶	صالحہ بیگم صاحبہ معرفت چھجو خانصاحب سڑوعہ ضلع ہوشیارپور
۳	اکسنز لمیٹڈ قادیان	۷	مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ای۔ایس ڈلہوزی
۴	قاضی محمد یوسف صاحب معرفت ایم مقبول احمد صاحب دارالرحمت قادیان	۸	انوار احمد خانصاحب A/c برانچ ہیڈ کوارٹر ایسٹرن کمانڈ۔ رانچی
۵	منظور احمد صاحب سگنل مین 6056 A/c	۹	عبدالمنان صاحب مجھی واڑہ۔ ضلع لدھیانہ

ڈائریکٹر ایشیا افریقن کمپنی لمیٹڈ۔ جودھامل بلڈنگ۔ جودھامل روڈ۔ لاہور

درخواست دعا

احباب کی خدمت میں رمضان کے اس بابرکت مہینہ میں سنگاپور اور ملایا میں احمدیت کی ترقی و کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس ملک میں ہر طبقہ میں سے ایسے افراد عطا کرے جو احمدیت کے عاشق صادق ہوں۔ خاکسار کی عام صحت اچھی ہے حضور کے گرد دعا میری صحت کیلئے بھی دعا فرمائیں (عبدالحی واقف زندگی مبلغ سنگاپور)

مسٹر غلام محمد واپس کراچی پہنچ گئے

کراچی ۴ر اگست پاکستان کے وزیر خزانہ و امور اقتصادیات مسٹر غلام محمد پیر کے روز لندن سے کراچی واپس آگئے ہیں وہ وہاں برطانوی حکومت سے سٹرلنگ قرضوں کی بقایا رقم کا تصفیہ کرنے گئے تھے۔ واپسی میں مسٹر غلام محمد پیرس اور انقرہ بھی گئے تھے انقرہ میں وہ ترکی جمہوریت کے صدر عصمت انونو سے بھی ملے۔

زیادہ سے زیادہ علاقہ پر آزاد فوجوں کا قبضہ ہوتا جائے گا بلکہ اس لئے بھی کہ فوجی جرنیلوں نے صاف کہہ دیا ہے کہ ہمیں فوج کو منظم کرنے کا موقع ہی نہیں ملا۔ ملک کی آزادی کے فوراً بعد انڈین فوج کو اس جنگ میں جھونک دیا گیا۔ پاکستانی فوج منظم ہو رہی ہے اور ہمارا شیرازہ بکھر رہا ہے یہ صورت حال مستقبل کیلئے بے حد خطرناک ہے دوسری اہم وجہ یہ ہے کہ ملک میں مخدوش سیاسی پوزیشن کی وجہ سے تجارت قریب قریب بالکل بند ہے اور بمبئی اور جنوبی ہند کے دوسرے صوبوں کی طرف سے حکومت ہند پر زور ڈالا جا رہا ہے کہ حکومت تیس لاکھ روپیہ روزانہ جنگ پر ضائع کر رہی ہے اور کروڑوں روپے روزانہ کا تجارت کا نقصان ہو رہا ہے ہم زیادہ دیر تک اسے برداشت نہیں کر سکتے۔

ڈاکٹر خانصاحب کی نظربندی

پشاور ۴ر اگست صوبہ سرحد کی حکومت کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سرحد کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر خان صاحب کو حکومت کے خلاف معاندانہ سرگرمیوں کے پیش نظر زیر دفعہ ۴ پبلک سیفٹی آرڈیننس تین ماہ کے لئے نظربند کر دیا گیا اعلان میں بتایا گیا ہے کہ انہیں ضلع ہزارہ میں تھنڈیانی کے نزدیک جنگلات کے ڈاک بنگلے میں رکھا گیا ہے اور حکومت نے انہیں مطلع کر دیا ہے کہ ان کی بیوی ان کے ساتھ ٹھہر سکتی ہیں۔ اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ پہلے ڈاکٹر خانصاحب پر پابندی لگا دی گئی تھی کہ وہ ایبٹ آباد تحصیل میں نہیں جا سکتے مگر ان کے احتجاج پر انہیں آس پاس کے علاقہ میں ایک میل تک آنے جانے کی اجازت دیدی گئی ہے۔

ڈپٹی سپیکر کے مکان پر چھاپہ

پشاور ۴ر اگست۔ خوراک کی ذخیرہ اندوزی کا سراغ لگانے کی مہم کے سلسلے میں کل ڈیرہ اسمٰعیلخاں کے حکام نے سرحد اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر نواب آف ٹانک کے مکان پر چھاپہ مارا۔ اور تقریباً نو بچاس من غلہ برآمد کیا۔

حیدر آباد کو علیحدہ ڈومینین بنا دیا جائے

لندن ۴ر اگست "رینالڈ نیوز" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ نظام نے شاہ جارج ششم کو جو خط لکھا تھا اس میں یہ تجویز پیش کی گئی تھی کہ حیدر آباد کو ایک علیحدہ ڈومینین کا درجہ دیدیا جائے جس کا برطانیہ سے مستقل فوجی سمجھوتہ ہو۔

کشمیر آزاد رہے یا اُسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے

ہندوستان کی طرف سے یو۔ این۔ او کے سامنے تجویز

بمبئی ۴ر اگست۔ نوائے وقت کا نامہ نگار خصوصی اس اطلاع کا ذمہ وار ہے۔ کہ یو۔ این۔ او کے کشمیر کمیشن کے سامنے اس وقت تقسیم ریاست کے متعلق بھی ایک سکیم زیر غور ہے بلکہ اسی سکیم پر اس وقت سب سے زیادہ توجہ دی جا رہی ہے کمیشن کے بعض ارکان کے خیال میں تقسیم ریاست ہی اس قضیہ کا بہترین حل ہے ہندوستان تقسیم ریاست پر رضامند ہی نہیں بلکہ اس کا موید ہے۔ —— ہندوستان کے رویہ میں اس اچانک تبدیلی کی وجہ ریاست میں جنگی صورت حال ہے ہندوستان نے موسم گرما میں جو حملہ شروع کیا تھا وہ نہ صرف بالکل ناکام رہا ہے بلکہ ہندوستانی فوج اب ہر محاذ پر پیچھے ہٹ رہی ہے اور ہندوستان کے فوجی جرنیلوں نے حکومت سے کہہ دیا ہے کہ اُن کی فوج اُس سے بہتر کارنامہ نہیں دکھا سکتی۔ ہندوستان کو یقین ہو گیا ہے کہ کشمیر کو فتح کرنا ناممکن ہے۔ استصواب کے معاملہ میں بھی ہندوستان اس نتیجہ پر پہنچ چکا ہے کہ اس کا نتیجہ پاکستان کے حق میں ہوگا لہذا ہندوستان اب یہ کوشش کر رہا ہے کہ ریاست کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے دوسری تجویز جو ہندوستان نے ہی ایک غیر ملکی مدبر کے ذریعہ کمیشن کے بعض ممبروں کے سامنے رکھی ہے یہ ہے کہ کشمیر آزاد رہے اور ہندوستان اور پاکستان دونوں سے الگ۔ ہندوستان کی کوشش یہ ہے کہ اس مسئلہ کا جلد از جلد کوئی حل نکالا جائے نہ صرف اس لئے کہ جنگ جاری رہنے کی صورت میں کشمیر کے ؏

پاکستان سوشلسٹ پارٹی کشمیر کو جغرافیائی معاشی اور ثقافتی لحاظ سے پاکستان کا ایک حصہ سمجھتی ہے

کشمیر فلسطین اور انڈونیشیا کے متعلق پاکستان سوشلسٹ پارٹی کے فیصلے

لاہور —— ہمارے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے —— ۴ر اگست

حال ہی میں پاکستان سوشلسٹ پارٹی کا ایک خاص اجلاس کراچی میں کامریڈ مبارک ساغر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں متعدد ریزولیوشن پاس کر کے مندرجہ ذیل اداروں و مملکتوں اور مناقشوں کے متعلق ذیل کی رائے کا اظہار کیا گیا ہے۔

سوشلسٹ پارٹی:- پارٹی مملکت پاکستان کی غیر مشروط طور پر وفادار رہیگی اور اس کے قیام و استحکام کے لئے ہر جدوجہد میں اپنے مقدور کی انتہا تک حصہ لے گی۔

حکومت پاکستان:- پاکستان کی موجودہ حکومت مسلم لیگ پارٹی میں سے بنائی گئی ہے۔ جو سارے کی ساری گورنر جنرل کی نامزد کردہ ہے۔ یہ حکومت جمہوری اصولوں پر نہیں بنائی گئی۔

مسلم لیگ:- یہ ایک فرقہ وار سیاسی پارٹی ہے۔ جس کی آغوش صرف اکثریت۔ جاگیرداروں اور اُمرا کیلئے ہی وا ہے۔ یہ مزدوروں۔ کسانوں اور دیگر چھوٹے چھوٹے کارکنوں کے حقوق کا تحفظ نہیں کر سکتی۔

کشمیر:- پارٹی یہ نظریہ رکھتی ہے کہ کشمیر جغرافیائی۔ ثقافتی اور معاشی نظریات کے لحاظ سے پاکستان کا ایک حصہ ہی ہے اور کشمیر کی پاکستان میں شمولیت ہندوستان و پاکستان کے درمیان دوستانہ تعلقات کا سنگ بنیاد ثابت ہوگی۔

فلسطین:- سوشلسٹ پارٹی فلسطین کی تقسیم اور فلسطین میں اسرائیلی حکومت کے قیام کو کسی صورت بھی جائز نہیں سمجھتی اور اُن عربوں کے ساتھ انتہائی ہمدردی رکھتی ہے جو اپنے حق خود اختیاری و آزادی کے لئے برسر پیکار رہیں۔

انڈونیشیا:- پارٹی سات کروڑ انڈونیشیوں کی جدوجہد آزادی کو استحسان کی نظر سے دیکھتی ہے اور اس کی تمام ہمدردیاں جمہوری حکومت کے حامیوں کے ساتھ ہیں۔

دریائے چناب میں پانی برابر اوپر چڑھ رہا ہے

ریلوں کی آمد و رفت بند ہو گئی

لاہور ۴ر اگست جھنگ سے خبر آئی ہے کہ دریائے چناب میں برابر پانی چڑھ رہا ہے اور شہر کے چاروں طرف مکمل پانی سے گھرا ہوا بالکل جزیرہ معلوم ہوتا ہے۔ ریواز کے پل پر پانی کی پیمائش کرنے سے معلوم ہوا کہ دریا پانچ سو انیس فٹ چڑھ گیا ہے ۱۹۰۵ء میں جو سیلاب آیا تھا اس میں پانی کی سطح پانچ اکیس فٹ تک جا پہنچی تھی۔ اس پل سے جھنگ مگھیانہ تک ۱۴ میل کا فاصلہ ہے اور اس علاقہ پر پانی ہی پانی نظر آ رہا ہے جس سے شدید مالی نقصان ہوا ہے ابھی تک جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی ہے ریواز کے پل اور جھنگ کے درمیان جو ریلوے لائن ہے اس کو پانی جگہ جگہ سے بہا لے گیا ہے جس سے ریلوں کی آمد و رفت رک گئی ہے۔

گذشتہ پندرھواڑے کی جانچ پڑتال میں ۱۲۵۰ ایکڑ اراضی برآمد ہوئی

لاہور —— نامہ نگار الفضل سے —— ۴ر اگست

مغربی پنجاب کے مختلف اضلاع میں اراضی کی الاٹمنٹ کی جانچ پڑتال کرنے کے لئے ایک آئی۔ سی۔ ایس کی قیادت میں جو کمیٹی بنائی گئی تھی۔ اُس نے گذشتہ پندرھواڑے میں یعنی یکم سے ۱۵ جولائی تک۔ لائلپور۔ لاہور۔ منٹگمری اور شیخوپورہ کے اضلاع میں ۱۲۵۰ ایکڑ اراضی برآمد کی۔ یہ برآمد کردہ اراضی موقع پر ہی دیگر پناہ گزینوں کو الاٹ کر دی گئی۔

مالیہ اور آبیانہ معاف کرنے کا وعدہ

لاہور —— نامہ نگار الفضل سے —— ۴ر اگست

مغربی پنجاب کے وزیر صحت آنریبل سردار عبدالحمید دستی نے تمام سیلاب زدہ علاقوں کا طوفانی دورہ کیا۔ بعض مقامات پر خود پانی میں سے گزر کر نقصان کا ملاحظہ کیا اور حفاظتی تدابیر کے لئے احکام نافذ کئے۔ قریباً ہر گاؤں میں مصیبت زدگان سے گفتگو کر کے اُن کی ڈھارس بندھائی اور ان سے وعدہ کیا کہ ان علاقوں کی اراضی کے مالیے اور آبیانے کی معافی کے سوال پر غور کیا جائے۔

پاکستان کیلئے مزید کپڑا

کراچی ۴ر اگست معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے ٹیکسٹائل کمشنر مسٹر اے۔ بی حبیب اللہ آجکل بڑی تیزی سے اس تگ و دو میں مصروف ہیں کہ انڈو پاکستان کپاس کے معاہدے کے مطابق جس کی میعاد ۳۱ اگست کو ختم ہو رہی ہے ہندوستان سے زیادہ سے زیادہ کپڑا حاصل کر لیں۔ اس معاہدے کی رو سے پاکستان ہندوستان کو کپاس کے بیس گٹھے مہیا کریگا۔ اور اس کے عوض کپڑے کے بارہ گٹھے حاصل کریگا۔

مسٹر حبیب اللہ جو پچھلے ہفتے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے نئی دہلی گئے تھے اب زیادہ کپڑا خریدنے کے مقصد سے بمبئی پہنچ چکے ہیں۔

ہندوستان کے فوجی سامان پر قبضہ

تراڑکھل ۴ر اگست۔ آزاد کشمیر حکومت کی وزارت دفاع نے اپنے تازہ اعلان میں بتایا ہے کہ اوڑی ٹیٹوال کے علاقہ میں دشمن کے دستے خندقیں کھود رہے تھے کہ ہماری فوجوں نے ان پر مارٹروں سے حملہ کر دیا اور اُنہوں نے بھاگنے سے پہلے بہت سا فوجی سامان زمین میں دفن کر دیا تھا لیکن آزاد فوجوں نے ان کو کھود کر نکال لیا ہے آزاد علاقہ میں پناہ گیروں کو بسانے کا کام فوجی نگرانی میں تیزی سے ہو رہا ہے۔ پونچھ کے علاقہ میں معمولی جھڑپیں ہوئی ہیں اور تیز بارش کے باعث بڑے پیمانہ پر فوجی کاروائی نہیں ہو سکتی ہے۔